S_2000_1_456_463

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2000 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

رمیش چندر اچاریہ

بنام۔

رجسٹرار، عدالت عالیہ آف اوڑیسہ اور دیگر ۔

26 جون 2000

کے۔ٹی۔تھامس اور ایم۔بی۔شاہ، جسٹسز

ملازمت قانون:

لازمی سبکدوشی-ریاست کے عدالتی افسران کی-اڑیسہ سروس کوڈ کے قواعد 71 (اے) اور (اے-1) کے تحت-توسیع شدہ سبکدوشی کی عمر کا تعین کرنے والا قاعدہ صرف ان لوگوں کو دیا جائے گا جو عدالت عالیہ کے ذریعہ مسلسل مفید خدمات کے قابل پائے جاتے ہیں-دیگر عدالتی افسران کو 58 سال کی عمر تک پہنچنے پر سبکدوش کیا جائے گا-منعقد ہوا، اس طرح کا قاعدہ آل انڈیا ججز ایسوسی ایشن کے معاملے میں پیش کردہ فیصلے سے مطابقت نہیں رکھتا ہے-توسیع شدہ سبکدوشی کی عمر کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے، معیارات بیان کیے گئے ہیں-اڑیسہ سروس کوڈ، رولز 7 (اے)، 7 (اے-1)— مقصد اور جواز۔عدلیہ۔

درخواست گزار کو 1981 میں عدالت عالیہ نے عارضی منصف کے طور پر مقرر کیا تھا اور 1985 میں اس کی تصدیق ہوئی تھی۔اس کے بعد درخواست گزار کو 1993 میں سول جج (سینئر ڈویژن) کے طور پر ترقی دی گئی۔1998 میں عدالت عالیہ نے درخواست گزار کا اوڈیشہ سروس کوڈ کے رول 71 (اے) کے مطابق جائزہ لیا اور اسے 58 سال کی عمر تک ملازمت میں رہنے کی اجازت دی۔جنوری 2000 میں، درخواست گزار کو رجسٹرار (انتظامیہ)، عدالت عالیہ سے ایک خفیہ خط کی کاپی موصول ہوئی جس میں سکریٹری، محکمہ قانون، ریاستی حکومت کو مخاطب کیا گیا تھا جس میں عدالت عالیہ کے فیصلے سے آگاہ کیا گیا تھا کہ قاعدہ 71 کے مطابق (اے-1) اڑیسہ سروس کوڈ، کہ درخواست گزار کو 58 سال کی عمر حاصل کرنے پر سبکدوش ہونا چاہیے۔درخواست گزار نے اپریل 2000 میں عدالت عالیہ میں اس بنیاد پر اپنے کیس پر نظر ثانی کی درخواست کی کہ عدالت عظمیٰ نے رجت برن رائے کیس کے فیصلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عدالتی افسران کی سبکداشی کی عمر کو بڑھا کر 60 سال کر دیا ہے۔

کوئی جواب نہیں ملا۔اس کے بعد، درخواست گزار کو حکومت کے محکمہ قانون کی طرف سے ایک نوٹیفکیشن موصول ہوا جس میں اسے 58 سال کی عمر میں ملازمت سے سبکدوش کرنے کے حکومت کے فیصلے کو مطلع کیا گیا۔اس لیے یہ تحریری درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا تھا کہ اس کے پاس دیانت داری اور کارکردگی کا صاف ریکارڈ ہے؛ کہ اس کی خفیہ رپورٹ میں کبھی کوئی منفی اندراج یا تبصرہ نہیں کیا گیا تھا؛ اور وہ قاعدہ 71 (اے-1) آل انڈیا ججز ایسوسی ایشن کیس میں دیے گئے فیصلے کے خلاف تھا۔

عرضی کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: .1 کسی ملازم کو سبکدوشی کی عمر مقرر کرنے والے قانونی یا انتظامی اصول کے خلاف میں جاری رہنے کا کوئی حق نہیں ہوسکتا اور سروس میں تسلسل صرف فراہم کردہ شرائط کے تابع ہوسکتا ہے۔

.2.1 قاعدہ 71 (اے-1) اڑیسہ سروس کوڈ نہ صرف آل انڈیا ججز ایسوسی ایشن کیس میں اس عدالت کے فیصلے کے مطابق ہے بلکہ سروس فقہ کے تقاضے کے مطابق بھی ہے۔عدالتی افسران کے لیے سبکدوشی کی عمر بڑھانے کا مقصد معاشرے میں عدالتی خدمات کے لیے اور حوصلے کو بلند کرنا تھا۔معاشرے کے لیے بہت زیادہ ذمہ داری نبھانے کے لیے عدالتی دفتر کی ضرورت ہوتی ہے۔لہذا عدالتی افسران کو اس طرح کے بھاری فرائض کی انجام دہی کے لیے ہر لحاظ سے موزوں ہونا چاہیے۔

آل انڈیا ججز ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا، (1992) 1 ایس سی سی 119 اور آل انڈیا ججز ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا (1993) 4 ایس سی سی 288 پر انحصار کیا۔

پروفیسر پینک: "ججوں کا حوالہ دیا گیا۔

.2.2 مزید قاعدہ 71 (اے-1) 58 سال کی عمر میں سبکدوشی کی عمر میں براہ راست توسیع نہیں کرتا ہے لیکن صرف عدالت عالیہ کو 60 سال کی عمر تک اسٹیٹ جوڈیشل سروس سے تعلق رکھنے والے عدالتی افسر کو سروس میں برقرار رکھنے کے قابل بناتا ہے، اگر اس کی رائے ہے کہ ایسا عدالتی افسر مفاد ملازمت میں جاری رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا اس میں صلاحیت ہے، تخمینہ کاری سروس کے ماضی کے ریکارڈ، کریکٹر رول، فیصلوں کے معیار اور دیگر متعلقہ معاملات کی بنیاد پر کی جانی چاہیے، جس میں دیانتداری، ساکھ اور افادیت کے حوالے سے مجموعی تخمینہ کاری شامل ہوسکتی ہے۔

رجت برن رائے بنام ریاست مغربی بنگال، (1999) 4 ایس سی سی 235، ممتاز۔

.2.3 ریاست کی طرف سے بنائے گئے مخصوص اصول کی عدم موجودگی میں کسی بھی عدالتی افسر کو

58 سال کی عمر سے آگے کام جاری رکھنے کا حق نہیں ہے۔ یہ تب ہی ہوتا ہے جب عدالت عالیہ، متعلقہ افسر کے ماضی کے ریکارڈ سمیت سروس کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد، خاص طور پر حکم دیتی ہے کہ ریاست کی عدالتی سروس کے مفاد میں، مخصوص افسر کو عمر کی حد سے آگے برقرار رکھنا ضروری ہے اور اسے 60 سال کی عمر میں سبکدوش ہونے کی اجازت دی جائے۔

میسرز بندرا بنام یونین آف انڈیا (1998) 7 ایس سی سی 310 اور مدھن موہن چودھری بنام ریاست بہار، (1999) 3 ایس سی سی 396، ممتاز۔

شہری بنیادی دائرہ اختیار حکم: 2000 کی تحریری درخواست (سی) نمبر 376۔

(ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

درخواست گزار کی طرف سے اے۔ ایس۔ نمبیار اور محترمہ۔ اے۔ سبھاشینی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ، جسٹس: اس درخواست میں شامل سوال یہ ہے کہ- کیا کسی بھی وجہ سے یہ مانا جا سکتا ہے کہ سروس رول جو یہ فراہم کرتا ہے کہ ایک افسر جس میں کسی خاص عمر سے آگے مفید خدمات جاری رکھنے کی صلاحیت نہیں ہے، غلط ہے؟ 'نہیں' مختلف وجوہات کی بناء پر واضح جواب ہوگا۔ مزید برآں، کسی ملازم کو سبکدوشی کی عمر مقرر کرنے والے قانونی یا انتظامی اصول کے مطابق سروس میں جاری رہنے کا کوئی حق نہیں ہو سکتا اور سروس میں تسلسل صرف فراہم کردہ شرائط کے تابع ہو سکتا ہے۔ جس سوال پر حکام کے غور و فکر کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کیا ہم اس مرحلے پر نہیں پہنچے ہیں جہاں سرکاری یا نیم سرکاری ملازمین کی خدمات کو اس طرح سے منظم کیا جانا چاہیے کہ صرف ایسے افراد جو مفید خدمات انجام دے سکتے ہیں انہیں جاری رکھا جائے نہ کہ لاپرواہ، کمزور اور مشکوک دیانتداری، ساکھ یا افادیت کے حامل افراد کو؟ بہتر انتظامیہ اور ناکارہ مقول یا مشکوک دیانت داری اور ساکھ رکھنے والے افراد کو ہٹانے کے لیے افادیت کا جائزہ لینے یا اس کا جائزہ لینے کی وقتاً فوقتاً مشق ضروری ہے۔

درخواست گزار کا مقدمہ یہ ہے کہ اسے 14 جنوری 1981 کو اڑیسہ کی عدالت عالیہ نے عارضی منصف کے طور پر مقرر کیا تھا اور 21 دسمبر 1985 کو اس عہدے پر اس کی تصدیق ہوئی۔ اسے 1993 میں سول جج (سینئر ڈویژن) کے طور پر ترقی دی گئی تھی اور تب سے وہ ملازمت میں تھا۔ یہ ان کا مزید مقدمہ ہے کہ 1998 میں اڑیسہ کی عدالت عالیہ نے درخواست گزار کے سلسلے میں اڑیسہ سروس کوڈ کے رول 71 (اے) کے مطابق جائزہ لیا اور انہیں 58 سال کی عمر مکمل ہونے کی تاریخ تک ملازمت میں رہنے کی اجازت

دی۔28 جنوری 2000 کو انہیں رجسٹرار (انتظامیہ)، عدالت عالیہ آف اڑیسہ کی طرف سے سکریٹری، محکمہ قانون، حکومت اڑیسہ کو لکھے گئے خفیہ خط کی ایک کاپی موصول ہوئی جس میں عدالت عالیہ آف اڑیسہ کے فیصلے سے آگاہ کیا گیا تھا کہ قاعدہ 71 کے مطابق (اے-1) اڑیسہ سروس کوڈ کے مطابق، درخواست گزار کو 58 سال کی عمر یعنی 30 جون 2000 کو سرکاری ملازمت سے سبکدوش ہونا چاہیے۔ یہ ان کا کہنا ہے کہ مذکورہ خفیہ خط کی وصولی پر، انہوں نے عدالت عالیہ کو ایک خط کے ذریعے ایک نمائندگی پیش کی جس میں انہوں نے اپنے کیس پر نظر ثانی کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ اس عدالت نے عدالتی افسران کی پیرانہ سالی کی عمر کو بڑھا کر 60 سال کر دیا ہے اور رجت برن رائے اور دیگران بنام ریاست ڈبلیو بی اور دیگران، (1999) 4 ایس سی سی 235 میں اس عدالت کے فیصلے کی نشاندہی کی۔ لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔ یہ اس کا دلیل ہے کہ اس کا سالمیت اور کارکردگی کا صاف ریکارڈ ہے اور اس کے خفیہ ریکارڈ میں کبھی کوئی منفی اندراج یا تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے بعد، درخواست گزار کو حکومت اڑیسہ کے محکمہ قانون کی طرف سے ایک نوٹیفکیشن موصول ہوا جس میں اسے 58 سال کی عمر میں سرکاری ملازمت سے سبکدوش کرنے کے ریاستی حکومت کے فیصلے کو مطلع کیا گیا۔ اس لیے انہوں نے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت تحریری درخواست دائر کر کے اس عدالت سے رجوع کیا ہے۔

اس درخواست کی سماعت کے وقت، سینئر وکیل، مسٹر اے ایس نمبیار نے پیش کیا کہ قاعدہ 71 (اے-1) یہ اس عدالت کے ذریعے آل انڈیا ججز ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اور دیگران (1992) 1 ایس سی سی 119 میں دیے گئے فیصلے کے خلاف ہے اور اس کے بعد اس عدالت کی طرف سے آل انڈیا ججز ایسوسی ایشن اور دیگران بنام یونین آف انڈیا اور دیگران (1993) 4 ایس سی سی 288 میں نظر ثانی درخواست میں دی گئی وضاحت کے خلاف ہے۔

فاضل سینئر وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے دلیل کی تعریف کرنے کے لیے، ہم سب سے پہلے اڑیسہ سروس کوڈ کے قاعدہ 71 (اے) کے متعلقہ حصے کا حوالہ دیں گے۔

"71. (اے) سوائے اس کے کہ اس قاعدے کی دیگر شقوں میں دوسری صورت میں فراہم کردہ سرکاری ملازم کی لازمی ریٹائرمنٹ کی تاریخ، سوائے ایک وزارتی ملازم کے جو 31 مارچ 1939 کو سرکاری ملازمت میں تھا اور چوتھے درجے کے سرکاری ملازم کے، وہ تاریخ ہے جس پر وہ 58 سال کی عمر کو پہنچتا ہے،

بشرطیکہ اس شرط کے ساتھ کہ سرکاری ملازم کے سلسلے میں 55 ویں سال کی عمر میں جائزہ لیا جائے تا کہ اس بات کا تعین کیا جا سکے کہ آیا اسے 58 سال کی عمر مکمل ہونے کی تاریخ تک خدمت میں رہنے کی اجازت دی

جانی چاہیے یا عوامی مفاد میں 55 سال کی عمر مکمل ہونے پر ریٹائر ہونا چاہیے:

بشرطیکہ۔

(اے-1). قاعدہ 71 کے ذیلی قاعدہ (اے) میں کسی بھی چیز کے باوجود، ریاستی عدالتی خدمات سے تعلق رکھنے والے عدالتی افسران، جو، اڑیسہ کی عدالت عالیہ کی رائے میں، مسلسل مفید خدمات کے اہل ہیں، کو 60 سال کی عمر تک ملازمت میں برقرار رکھا جائے گا۔

(نوٹ- مسلسل افادیت کی صلاحیت کا مشخصہ عدالت عالیہ کے ججوں کی مناسب کمیٹی کے ذریعے لیا جائے گا، جس کی تشکیل اور سربراہی چیف جسٹس کریں گے اور تشخیص افسر کے ماضی کے ریکارڈ، کردار رول، فیصلوں کے معیار اور دیگر متعلقہ معاملات کی بنیاد پر کی جائے گی۔ عدالت عالیہ کو چاہیے کہ وہ کسی افسر کی 58 سال کی عمر حاصل کرنے کی صورت میں اس پر لاگو سروس رولز کے تحت لازمی پیرانہ سالی کے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے اسے مکمل کرے اور اسے 58 سے 60 سال تک توسیع شدہ پیرانہ سالی کی عمر کا فائدہ صرف اس صورت میں دے اگر وہ مناسب پایا جائے اور سروس میں جاری رہنے کا اہل ہو۔ اگر وہ مناسب اور اہل نہیں پایا جاتا ہے تو اسے 58 سال کی عمر تک پہنچنے پر لازمی طور پر ریٹائر کیا جائے گا۔ یہ مشق کسی افسر کی 58 سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے اچھی طرح سے کی جانی چاہیے۔)

(b)۔

(c)"۔

ہمارے خیال میں، مذکورہ بالا قاعدہ نہ صرف مذکورہ بالا معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے مطابق ہے بلکہ سروس فقہ کے تقاضے کے مطابق بھی ہے۔ عدالتی افسران کے لیے پیرانہ سالی کی عمر بڑھانے کا مقصد مجموعی طور پر عدالتی خدمات کے سر اور حوصلے کو بلند کرنا تھا لیکن ان افسران کو جاری رکھنا نہیں تھا جنہوں نے معاشرے کی خدمت کرنے میں اپنی افادیت کھو دی ہے۔ اس پر زور دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ قبول کیا جاتا ہے کہ عدالتی افسر کو معاشرے کے لیے بہت زیادہ ذمہ داری نبھانے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ آل انڈیا ججز ایسوسی ایشن کیس (جائزہ) (پیرا 7) میں مشاہدہ کیا گیا ہے، "عدالتی خدمت 'روزگار' کے معنی میں خدمت نہیں ہے۔ جج ملازم نہیں ہوتے۔ عدلیہ کے ارکان کے طور پر، وہ ریاست کے خودمختار عدالتی اختیار کا استعمال کرتے ہیں۔" لہذا عدالتی افسران کو اس طرح کے بھاری فرائض کی انجام دہی کے لیے ہر لحاظ سے موزوں ہونا چاہیے۔ آل انڈیا ججز ایسوسی ایشن کے معاملے میں عدالت نے پروفیسر پنک کے 'ججز' کے عنوان سے اپنی کتاب سے درج ذیل مشاہدے کا حوالہ دیا: "ججوں کا کام آسان نہیں ہوتا۔ وہ بار بار وہی

کرتے ہیں جس سے ہم میں سے باقی لوگ بچنا چاہتے ہیں۔ فیصلے کریں۔" تفصیلی بحث کے بعد، عدالت نے آخر کار (پیرا 61 میں) اس طرح مشاہدہ کیا:

"ہر عدالتی افسر کا طرزِ عمل مذمت سے بالاتر ہونا چاہیے۔ اسے مخلص، متقی، مکمل، شائستہ، صبر کرنے والا، وقت کی پابندی کرنے والا، منصفانہ، غیر جانبدار عوامی شورش سے بے خوف، عوامی تعریف سے قطع نظر، اور نجی، سیاسی یا متعصّبانہ اثرات سے لاتعلق ہونا چاہیے۔ اسے قانون کے مطابق انصاف کا انتظام کرنا چاہیے، اور عوامی اعتبار کے طور پر اپنی تقرری سے نمٹنا چاہیے۔ اسے دوسرے معاملات یا اپنے نجی مفادات کو اپنے عدالتی فرائض کی فوری اور مناسب کارکردگی میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے، اور نہ ہی اسے اپنے ذاتی عزائم کو آگے بڑھانے یا اپنی مقبولیت بڑھانے کے مقصد سے دفتر کا انتظام کرنا چاہیے۔

لہذا، یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ آیا عدالتی افسر میں مسلسل مفید خدمات کی صلاحیت ہے، اتھارٹی (ہائی کورٹ) کو مذکورہ بالا تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھنا ہوگا اور مجموعی طور پر جائزہ لینا ہوگا۔

اس عدالت نے مذکورہ کیس میں اس بات پر زور دیا کہ سبکدوشی کی عمر کو 60 سال تک بڑھانے کا فائدہ، تمام عدالتی افسران کو ان کی خدمات کے ماضی کے ریکارڈ اور عدالتی نظام میں ان کی مسلسل افادیت کے ثبوت سے قطع نظر خود بخود دستیاب نہیں ہوگا اور اس لیے اس نے اس طرح ہدایت کی:

" یہ فائدہ ان لوگوں کو دستیاب ہوگا جو متعلقہ ہائی کورٹس کی رائے میں مسلسل مفید خدمات کے اہل ہیں۔ اس کا مقصد غیر متزلزل، کمزور اور مشکوک دیانتداری، شہرت اور افادیت کے حامل افراد کے لیے نقصان کے طور پر نہیں ہے۔ مسلسل افادیت کی صلاحیت کا اندازہ متعلقہ ہائی کورٹس کے ججوں کی مناسب کمیٹیوں کے ذریعے کیا جائے گا جو ہائی کورٹس کے چیف جسٹسوں کی سربراہی میں تشکیل دی گئی ہیں اور ان کا مشخصہ جائے گا اور تشخیص عدالتی افسران کے ماضی کے ریکارڈ آف سروس، کریکٹر رول، فیصلوں کے معیار اور دیگر متعلقہ معاملات کی بنیاد پر کی جائے گی۔

اس کے بعد عدالت نے واضح کیا کہ 58 سال کی عمر میں تخمینہ کاری کا مقصد متعلقہ افسران کی 58 سال سے بڑھا کر 60 سال کی عمر کے فوائد کے حق کا پتہ لگانا ہے۔ یہ متعلقہ سروس کے قواعد کے تحت لازمی سبکدوشی اور ابتدائی مراحل میں لازمی سبکدوشی کے لیے کی جانے والی تخمینہ کاری کے علاوہ ہے۔

یہ واضح ہے کہ اس عدالت کی مذکورہ بالا ہدایات مذکورہ بالا اصول میں وفاداری کے ساتھ شامل ہیں۔ لہذا، عدالت عالیہ عدالتی خدمات میں درخواست گزار کی مسلسل افادیت کے لیے اس کے ریکارڈ کا جائزہ لینے میں مذکورہ بالا اصولوں پر عمل کرنے میں مکمل طور پر جائز تھی۔

مزید برآں، مذکورہ بالا قاعدہ 58 سال کی عمر میں فوری طور پر سبکدوشی کی عمر میں توسیع نہیں کرتا ہے لیکن یہ صرف عدالت عالیہ کو 60 سال کی عمر تک اسٹیٹ جوڈیشل سروس سے تعلق رکھنے والے جوڈیشل آفیسر کو سروس میں برقرار رکھنے کے قابل بناتا ہے، اگر یہ رائے ہے کہ اس طرح کے جوڈیشل آفیسر میں مفید سروس میں جاری رہنے کی صلاحیت ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا اس میں مفید خدمت میں جاری رہنے کی صلاحیت ہے، تخمینہ کاری خدمت کے ماضی کے ریکارڈ، کریکٹر رول، فیصلوں کے معیار اور دیگر متعلقہ معاملات کی بنیاد پر کی جانی چاہیے، جس میں دیانتداری، ساکھ اور افادیت کے حوالے سے مجموعی تخمینہ کاری شامل ہوسکتی ہے۔

تاہم، درخواست گزار کے وکیل نے رجت برن رائے اور دیگران بنام اسٹیٹ آف ڈبلیو بی اور دیگران، (1999) 4 ایس سی سی 235 میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا اور کہا کہ ایک بار پیرانہ سالی کی عمر کو 60 سال تک بڑھا دیا جائے تو 58 سال کی عمر میں اس پر نظرثانی کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں، یہ پیشکش بے بنیاد ہے کیونکہ یہ مجاز اتھارٹی کے لیے کھلا ہے کہ وہ مناسب قواعد وضع کرے جو اسے وقتاً فوقتاً افسر کی مجموعی کارکردگی کا جائزہ لینے کی اجازت دیتا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا اس طرح کے افسر کے پاس خدمت میں مسلسل افادیت کا امکان ہے یا نہیں۔ مذکورہ فیصلہ صرف اس اصول سے متعلق ہے جہاں 58 سال کی عمر میں جائزے کا کوئی خاص التزام نہیں تھا اور عدالت نے ڈبلیو بی کی حکومت کے ایک میمو کا حوالہ دیا جس میں پیرانہ سالی کی عمر کو 60 سال تک بڑھایا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ افسران کو 60 سال کی عمر تک کام جاری رکھنے کا حق ہے۔ مزید برآں، عدالت نے پایا کہ مغربی بنگال سروس رولز (پارٹ I) کے قاعدہ 75 (اے اے) کے تحت تفویض کردہ اختیارات کا استعمال نہیں کیا گیا تھا اور ریکارڈ سے کسی بھی صورت میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان مادی تفصیلات پر ذہن کا اطلاق نہیں تھا جو مذکورہ قاعدے کو نافذ کرنے کے لیے لازمی تھے۔ لہٰذا عدالت نے فیصلہ دیا کہ آل انڈیا ججز ایسوسی ایشن (سپرا) کے معاملے میں فیصلے کا حوالہ دینے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں، رجت بارن رائے میں مذکورہ فیصلے کا موجودہ معاملے میں کوئی اثر نہیں ہے کیونکہ مخصوص قاعدہ 71 (اے) ہے۔

معاملے کے اس نقطہ نظر میں، اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ قاعدہ 71 (اے-1) اخارج از اختیار ہے، غلط ہے یا آل انڈیا ججز ایسوسی ایشن کیس میں اس عدالت کے ذریعے دیے گئے فیصلے کے خلاف ہے۔ ہم اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ ریاست کی طرف سے بنائے گئے مخصوص اصول کی عدم موجودگی میں کسی بھی عدالتی افسر کو 58 سال کی عمر سے آگے کام جاری رکھنے کا حق نہیں ہے۔ یہ تب ہی ہوتا ہے جب

عدالت عالیہ، متعلقہ افسر کے ماضی کے ریکارڈ سمیت خدمت کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد، خاص طور پر حکم دیتی ہے کہ ریاست کی عدالتی خدمت کے مفاد میں اس مخصوص افسر کو اس عمر کی حد سے آگے برقرار رکھنا ضروری ہے اور اسے 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہونے کی اجازت دی جائے۔ دوسرے لفظوں میں، 58 سال سے آگے کا تسلسل صرف اس صورت میں جائز ہے جب عدالت عالیہ اس طرح کے تسلسل کے لیے اس افسر کے حق میں مثبت سفارش کرے۔ ورنہ عدالتی افسر کو 58 سال کی عمر میں سبکدوش ہونا پڑتا ہے۔اس سے تب ہی بچا جا سکتا ہے جب ریاست دوسری صورت میں مخصوص قاعدہ بنائے۔

درخواست گزار کے وکیل نے ایم ایس بندرا بنام یونین آف انڈیا اور دیگران، (1998) 7 ایس سی سی 310 اور مدھن موہن چودھری بنام ریاست بہار اور دیگران، (1999) 3 ایس سی سی 396 کے فیصلے کا مزید حوالہ دیا۔ یہ دونوں مقدمات قبل از وقت مرحلے پر افسران کی لازمی سبکدوشی سے متعلق ہیں اور کیس کے حقائق اور حالات پر غور کرتے ہوئے، اس عدالت نے مشاہدہ کیا کہ قبل از وقت لازمی سبکدوشی نافذ کرنے والے کسی بھی حکم کی عدالتی جانچ پڑتال جائز ہے اگر حکم یا تو من مانی ہے یا بد نیتی پر مبنی ہے یا یہ کسی ثبوت پر مبنی نہیں ہے۔تاہم، آرٹیکل 32 کے تحت اس رٹ پٹیشن میں ہمارے لیے یہ جانچنا ضروری نہیں ہے کہ آیا عدالت عالیہ کی طرف سے قاعدہ 71 (اے-1) کی بنیاد پر کی گئی سفارشات اڑیسہ سروس کوڈ کسی بھی طرح سے من مانی یا بد نیتی پر مبنی ہے کیونکہ درخواست گزار کے لیے اپنی شکایات کے لیے عدالت عالیہ سے رجوع کرنا کھلا ہے۔

لہذا، آرٹیکل 32 کے تحت اس درخواست پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

آر۔ کے۔ ایس۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔